

مدارس دینیہ میں مدرسین کے ساتھ معاہدہ تقرر کی شرعی حیثیت



استفتاء

ایک ادارے کے مہتمم صاحب نے سالانہ امتحان سے ایک ماہ قبل ایک نیا ضابطہ بنا کر یہ اعلان کیا کہ آئندہ ہر مدرس کے تقرر کا معاہدہ شوال سے شعبان تک ہوگا ہر سال معاہدے کی تجدید کی جائے گی اور درمیان کے دو ماہ (شعبان و رمضان) کی تنخواہ نہیں دی جائے گی۔ ضابطہ بنانے کے بعد اس کا اطلاق سابق (موجودہ) مدرسین پر بھی کر دیا گیا ہے جو گزشتہ کئی سال سے وہاں تدریس کر رہے ہیں اور انہیں سالہائے گزشتہ میں شعبان و رمضان کی تنخواہیں ادا کی جاتی رہی ہیں، لیکن امسال انہیں بھی دو ماہ کی تنخواہ سے محروم ہونا پڑے گا۔

اس تفصیل کی روشنی میں چند سوالات کا حل مطلوب ہے:

- ۱:..... مدارس کے مدرسین سے معاہدہ شوال سے شوال مسابہ ہوگا یا شوال سے رجب تک؟
 - ۲:..... اس ضمن میں ہمارے اکابر کے فتاویٰ کیا ہیں؟ اکابر کے فتاویٰ کے حوالہ جات بھی تحریر فرمادیں تو نوازش ہوگی۔
 - ۳:..... جن مدرسین سے پہلے عمومی معاہدہ ہوا اور گزشتہ سالوں میں بارہ ماہ کی تنخواہ انہیں دی جاتی رہی، کیا ایک ماہ قبل بلاوجہ انہیں منع کر کے دوبارہ (شعبان و رمضان) کی تنخواہ سے محروم کیا جاسکتا ہے؟ جبکہ انہیں مدرسین کو دو ماہ بعد از سرو معاہدے کے تحت مدرس مقرر کیا جائے گا؟
- ازراہ کرم سوالات مذکورہ کے مدلل و مفصل جوابات عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں، واجر کم علی اللہ۔
- مستفتی: محمد زبیر کراچی

☆ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ نکاح بھی عقد مالی ہے ☆

الجواب باسمہ تعالیٰ

۲۱..... واضح رہے کہ مدارس کے مدرسین کے ساتھ تدریس کا جو معاہدہ ہوتا ہے اس کی تین ممکنہ صورتیں ہیں:

الف:..... معاہدہ میں یہ طے ہو کہ مدرسین کے ساتھ یہ عقد سالانہ بنیادوں پر ہے ایسی صورت میں حکم واضح ہے کہ انہیں ایام تعطیلات یعنی شعبان و رمضان کی تنخواہ بھی ملے گی، کیونکہ ایام تعطیلات ایام پڑھائی کے تابع ہیں۔ مدرسین کو ان میں آرام کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ اگلے سال پورے نشاط کے ساتھ تعلیم و تدریس کا سلسلہ برقرار رکھ سکیں۔

ب:..... معاہدہ میں کسی بات کی وضاحت نہ ہو کہ اس عقد کی مدت کتنی ہے! تو ایسی صورت میں عرف کا اعتبار کرتے ہوئے اس معاہدہ کو مسابہ شمار کیا جائے گا، کیونکہ مدارس کے عرف میں تدریس کا معاہدہ مسابہ ہوتا ہے۔

ج:..... معاہدہ میں اس بات کی شرط ہو کہ یہ معاملہ شوال سے رجب تک ہوگا، اگلے سال معاہدہ کی تجدید ہوگی اور مدرسین بھی اس بات پر راضی ہوں تو ایسی صورت میں یہ معاملہ مسابہ نہیں ہوگا، بلکہ تصریح کے مطابق شوال سے رجب تک شمار ہوگا اور مذکورہ مدرسین شعبان و رمضان کی تنخواہ کے مستحق نہ ہوں گے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے:

”ومنها البطالة في المدارس كايام الاعياد ويوم عاشوراء وشهر رمضان في درس الفقه لم ارها صريحة في كلامهم. والمسألة على وجهين: فان كانت مشروطة لم يسقط من المعلوم شيئي والافينبغي ان يلحق ببطالة القاضي وقد اختلفوا في اخذ القاضي ما رتب له من بيت المال في يوم بطلته فقال في المحيط: انه ياخذ يوم البطالة لانه يستريح لليوم الثاني وقيل: لا ياخذ انتهى وفي المنية: القاضي يستحق الكفاية من بيت المال في يوم البطالة في الاصح واختاره في منظومة ابن وهبان وقال: انه الاظهر فينبغي ان يكون كذلك في المدارس لان يوم البطالة للاستراحة وفي الحقيقة يكون للمطالعة والتحرير عند ذي المهمة.“ (الاشباہ والنظائر، الفن الاول، القاعدة السادسة: العادة محكمة، ص: ۹۶، ط: قدیمی)

☆ حضور ﷺ نے فرمایا ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے اور ایک صاع کو دو صاع کے بدلے نہ بیچو ☆

اکابرین کے فتاویٰ بھی اس بات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ مدرسین کے ساتھ تدریس کے معاہدے عرف کی وجہ سے مسابہہ شمار ہوں گے اگر عقد میں اس معاہدہ کی تحدید بیان کی جائے تو اسی کے مطابق عمل ہوگا۔

فتاویٰ مفتی محمود میں ہے:

”اگر دارالعلوم اسلامیہ کا ابتدائی سے یہ قاعدہ ہو کہ رمضان المبارک کی تنخواہ کسی مدرس کو نہیں دی جائے گی اور اس کے بعد مدرس کو اس ضابطے کا علم بھی ہے اور دارالعلوم میں ملازمت اختیار کرتا ہے تو پھر مدرس کے لیے رمضان المبارک کی تنخواہ کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، لیکن اگر دارالعلوم اسلامیہ کا پہلے سے یہ ضابطہ نہ ہو اور مدرسین پورا سال اس میں خدمت انجام دیتے رہے اور ادارہ شعبان میں یہ فیصلہ کرے کہ رمضان المبارک کی تنخواہ کسی مدرس کو نہیں دی جائے گی تو دارالعلوم اسلامیہ کا یہ فیصلہ اس وقت عرف مدارس کے خلاف غلط ہے اس لیے مدرس کو دیگر مدارس کے عرف کی بنا پر رمضان المبارک کی تنخواہ کا مطالبہ جائز و صحیح ہوگا شرعاً بھی انہیں یہ حق حاصل ہوگا۔“

(فتاویٰ مفتی محمود اجارہ کا بیان ج: ۹، ص: ۳۶۳ ط: جمعیت پبلی کیشنز)

نیز فرماتے ہیں:

”اس کے متعلق واضح رہے کہ اگر مدرس رکھتے وقت مدرس کے ساتھ ایام عطلہ کی تنخواہ کے متعلق کچھ طے کیا گیا ہو تب اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا اور اگر کچھ بھی اس کے بارہ میں پہلے سے طے نہ کیا گیا تھا تب عام مدارس کے اصول کے مطابق عمل کیا جائے گا۔“

(ایضاً ج: ۹، ص: ۳۶۵ ط: جمعیت پبلی کیشنز)

امداد الفتاویٰ میں ہے:

”اصل یہ ہے کہ ایسے اموال میں کسی تصرف کا جواز عدم معطین اموال کی اذن و رضا پر موقوف ہے اور مہتمم مدرسہ ان معطین کا وکیل ہوتا ہے پس وکیل کو جس تصرف کا اذن دیا گیا ہے وہ تصرف اس وکیل کو جائز ہے۔ جس مہتمم نے مدرسین کو مقرر کیا ہے اگر اس مہتمم کو معطین نے اس صورت کے متعلق کچھ شرائط کر لیے ہیں تب تو ان شرائط کے موافق تنخواہ لینا جائز ہے اسی طرح جو اختیارات و وظیفہ کے متعلق مہتمم کو دیئے گئے ہیں اس کے موافق اس کا دینا لینا بھی جائز ہوگا اور اگر تصریحاً اختیارات و شرائط نہیں ہوئے، لیکن مدرسہ کے قواعد مدون و معروف ہیں تو وہ بھی مثل مشروط کے ہوں گے اور اگر نہ

☆ دلالتِ اقص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر از روئے لغت معلوم ہوتا ہے ☆

مصرح ہوں اور نہ معروف تو دوسرے مدارس اسلامیہ میں جو معروف ہیں ان کا اتباع کیا جائے گا۔“ (امداد الفتاویٰ، کتاب الاجارۃ، ج: ۳، ص: ۳۸۸-۳۸۷ ط: دارالعلوم)

احسن الفتاویٰ میں ہے: ”اس معاملہ کا مسابہ ہونا چونکہ معروف ہے لہذا بصورت عدم اشتراط بھی رمضان کی تنخواہ واجب ہے: ”لان المعروف کالمشروط“ البتہ اگر بوقت عقد اس کی تصریح کر دی گئی تھی کہ یہ تعاقداً خر شعبان تک ہے، تو رمضان کی تنخواہ کا استحقاق نہیں۔“ (احسن الفتاویٰ، کتاب الاجارۃ، ج: ۷، ص: ۲۸۶ ط: سعید)

لہذا صورت مسئلہ میں مذکورہ ادارے کے مہتمم نے جب یہ اعلان کیا کہ آئندہ ہر مدرس کے تقرر کا معاہدہ شوال سے رمضان تک ہوگا، ہر سال معاہدہ کی تجدید ہوگی اور یہ مدرسین اس پر راضی بھی ہوں تو ایسی صورت میں مذکورہ ادارے کے مدرسین کا معاہدہ شوال سے شوال تک مسابہ نہیں ہوتا، بلکہ حسب تصریح شوال سے شعبان تک ہوگا، جس کی وجہ سے مذکورہ ادارے کے مدرسین آئندہ سال سے شعبان و رمضان کی تنخواہوں کے مستحق نہ ہوں گے۔

۳..... جن مدرسین سے پہلے عمومی معاہدہ ہوا تھا ان کا یہ معاہدہ چونکہ شوال میں ختم ہوگا، اس سال کے متعلق یہ قاعدہ تھا لہذا اس سال شعبان و رمضان کی تنخواہ ان مدرسین کو عام مدارس کے عرف کے لحاظ سے دی جائے گی، اس معاہدہ کا اجراء اگر وہ کرنا چاہیں تو اگلے تعلیمی سال کی ابتداء یعنی شوال سے کر سکیں گے۔ فقط واللہ اعلم

(نوٹ: اس عنوان پر اگر مزید تفصیلات کے ساتھ علمائے کرام کوئی جامع مانع مضمون تحریر فرمائیں تو مجلہ فقہ اسلامی بخوشی شائع کرے گا)

اسلامی نظریاتی کونسل

ادارہ ایک نظر میں

اسلامی نظریاتی کونسل کا ایک مختصر تعارف، مقاصد، اہداف، طریق کار، اور آئینی حیثیت
ڈاکٹر سمیرہ راحیل قاضی صاحبہ اپنا نسخہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں:
سیکرٹری اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ۴۶..... اتاترک ایونیو 2/5-G اسلام آباد

☆ مہمانہ اس سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جس کے لئے کلام کو چلایا گیا اور اس کا قصہ کیا گیا ہو ☆